بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Regd No. L 5254

۱۸۱

ڈ رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل

لاہور

تار کا پتہ:۔ ڈیلی الفضل لاہور

فی پرچہ ۱/-

یوم سہ شنبہ ۱۰ ذوالحجہ ۱۳۷۳ھ

جلد ۸/۴۳ ۱۰ ماہ ظہور ۱۳۳۳ہش ۱۰ اگست ۱۹۵۴ء نمبر ۱۸۴

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت

محمد آباد ۵ اگست (بذریعہ ڈاک) مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز آج کل محمد آباد کے دورہ پر ہیں۔ دورہ کے ایام میں گرمی بہت شدید ہو گئی جس کی وجہ سے طبیعت بہت خراب ہو گئی۔ آنکھوں میں بھی دیکھنے کی وجہ سے تکلیف ہے۔ گلا بھی خراب ہو گیا ہے۔ گرمی دانوں کی تکلیف بھی ہے۔ زخم کی جگہ جو کراچی میں علاج سے بہت کچھ ٹھیک ہو گئی تھی۔ اس جگہ اور اس کے ارد گرد درد پھر ہونے لگ گیا ہے۔ اور بعض دفعہ اسی جگہ گلے میں پیچ پڑ جاتا ہے۔ جسے پنجابی میں کڑل کہتے ہیں۔ اس سے بہت تکلیف ہوتی ہے۔ احباب اپنے پیارے امام کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت

لاہور ۹ اگست۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت اب بفضلہ تعالیٰ کافی بہتر ہے۔ مگر ہلکی سی حرارت ہو جاتی ہے۔ اور ابھی کمزوری کافی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت سے پہلے کی نسبت بہت افاقہ ہے۔ حضرت میاں صاحب فرماتے ہیں:۔

"دوستوں کی ہمدردی اور دعاؤں کا بہت بہت شکریہ جزاکم اللہ احسن الجزاء"

سیدہ ام ناصر صاحبہ کی علالت

ربوہ ۸ اگست۔ محترمہ سیدہ ام ناصر صاحبہ حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم مرزا منور احمد صاحب نے یہ اطلاع دی ہے کہ پرسوں پھر بخار تیز ہو گیا۔ جسم میں شدید دردیں ہیں۔ کل ٹمپریچر ۹۹ تک رہا۔ ابھی طبیعت خراب ہے۔ کمزوری بہت ہے۔

احباب آپ کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

نرائن گنج میں سیلاب

نرائن گنج ۳ اگست۔ آجکل نرائن گنج میں سیلاب آیا ہوا ہے۔ وہاں سے مکرم احسان اللہ صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے نرائن گنج کی انجمن ابھی تک محفوظ ہے۔ احباب وہاں کی جماعت اور تمام باشندوں کے لئے دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ انہیں سیلاب کی مصیبت سے نجات دے۔

— نئی دہلی ۹ اگست نئی دہلی ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ بھاکرہ ننگل نہر جاری ہونے سے ضلع حصار کی

اعلان تعطیل

آج مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۵۴ء کو عید الاضحی کی تقریب کے موقعہ پر دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی۔ اس لئے ۱۱ اگست کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔ (مینیجر)

پنڈت نہرو نے کولمبو طاقتوں کی کانفرنس میں شریک ہونے سے انکار کر دیا

جنوب مشرقی ایشیا کے دفاعی سمجھوتہ پر بات چیت کرنا ابھی مناسب نہیں ہے (نہرو)

نئی دہلی ۹ اگست۔ وزیر اعظم ہندوستان پنڈت نہرو نے کہا ہے کہ اس ماہ کے آخر میں رنگون میں کولمبو طاقتوں کی جو کانفرنس منعقد ہو رہی ہے وہ اس میں شریک نہیں ہو سکے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ابھی اس کانفرنس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اور جنوب مشرقی ایشیا کے دفاعی سمجھوتہ پر بات چیت کرنا بھی ابھی مناسب نہیں ہے۔ کانفرنس میں شرکت نہ کرنے کی وجہ پنڈت نہرو نے یہ بتائی ہے۔ کہ ہندوستانی پارلیمنٹ کا اجلاس ہونے والا ہے جس کی وجہ سے وہ بہت مصروف رہیں گے۔

ہندوستان نے گوا پر حملہ کرنے والے رضاکاروں کو روکنے سے انکار کر دیا

لزبن ۹ اگست۔ پرتگال کی حکومت نے حکومت ہندوستان سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ چھ ملکوں کے غیر جانبدار مبصروں کو پرتگالی ہند کے علاقوں میں دورہ کرنے کی اجازت دے۔ وزارت خارجہ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ یہ پیشکش اس لئے رکھی گئی ہے۔ کہ مزید خون خرابہ نہ ہو۔ اور ایشیا میں ایک نئی جنگ کا اکھاڑہ نہ بننے پائے۔ پرتگال نے اس درخواست کا جواب کل شام کے ۴ بجے تک مانگا ہے۔ ہندوستان نے ان رضاکاروں کو جو اس ماہ کی ۱۵ تاریخ کو گوا پر چڑھائی کرنے والے ہیں روکنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس نے پرتگال کو خبردار کیا ہے کہ اگر رضاکاروں کے کام میں رکاوٹ ڈالی گئی۔ تو اس کی ساری ذمہ داری پرتگال پر ہوگی۔ ہندوستان نے کہا ہے وہ کوئی ایسا قدم نہیں اٹھائے گا۔ جس سے رضاکاروں کی ہمت ٹوٹے۔ مگر وہ ان سے کہے گا کہ وہ پُر امن رہیں۔

امریکہ نے ہندوستان سے کہا ہے کہ پرتگالی ہند کی صورت حال کی وجہ سے اسے بہت فکر ہے۔ امریکی سفارت خانہ کا ایک نمائندہ ہندوستانی وزارت خارجہ میں گیا۔ اور اپنی حکومت کی طرف سے فکرمندی ظاہر کی۔ ہندوستان نے برطانیہ کا وہ مراسلہ ٹھکرا دیا ہے۔ جس میں کہا گیا تھا کہ ہندوستان پرتگالی ہند کا جھگڑا طے کرانے میں طاقت سے کام نہ لے۔ اس لئے پرتگال کا بھی اسی ضمن کا مراسلہ ٹھکرا دیا ہے۔ نئی دہلی میں جو جواب تیار ہو رہا ہے۔ وہ آج رات بھیج دیا جائے گا۔ جواب میں کہا گیا ہے کہ پہلے پرتگال نے طاقت سے کام لیا ہے۔

آج لزبن میں ایک سرکاری اعلان شائع ہوا جس میں کہا گیا ہے کہ پرتگال شمالی بحر اوقیانوس کے معاہدہ کے ایک ممبر کی حیثیت سے معاہدہ کی دفعہ ۴ کے تحت کارروائی کرنے کا حق رکھتا ہے۔ اس دفعہ میں کہا گیا ہے کہ اگر معاہدہ میں شریک طاقتوں میں سے کسی کے علاقہ کی سالمیت یا سیاسی آزادی کو خطرہ ہو تو ممبر ملکوں میں باہمی مشورہ کیا جا سکتا ہے۔ خواہ وہ علاقے کہیں واقع کیوں نہ ہوں۔

کینیڈا کے وزیر اعظم مسٹر سان لورال نے افسوس ظاہر کیا ہے۔ کہ ان کی ایک تقریر سے پنڈت نہرو نے ناجائز فائدہ اٹھایا ہے۔ کینیڈا نے امید ظاہر کی ہے۔ کہ پرتگال اور ہند کے تعلقات کی بنا پر اس دفعہ سے کام لینے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ (ابتدائی خبر ص۲ پر دیکھیں)

بلقان کے اتحاد کے معاہدے پر دستخط ہو گئے

بلغراد ۹ اگست آج یوگوسلاویہ یونان اور ترکی کے درمیان بلقان کے اتحاد کے معاہدے پر دستخط ہو گئے۔ تینوں ملکوں کے وزرائے خارجہ نے یوگوسلاویہ میں اس پر دستخط کئے۔ معاہدہ میں کہا گیا ہے کہ تینوں طاقتیں اقوام متحدہ کے چارٹر کے اصولوں کی پابندی کریں گی۔ وہ اپنے علاقہ کی سالمیت آزادی اور خود مختاری کی حفاظت کریں گی۔ پچھلے سال انقرہ میں ان تینوں طاقتوں کا جو معاہدہ ہوا تھا۔ اس کے مطابق وہ دوستی اور باہمی میل جول کو بڑھائیں گی۔ اور آپس میں زیادہ سے زیادہ تعلق قائم رکھیں گی

مراکش میں عید کی سرکاری تقریبات کا بائیکاٹ

رباط ۹ اگست۔ مراکش کے قوم پرستوں نے کل کی فائرنگ کی وجہ سے بطور احتجاج عید کی سرکاری تقریبات کا بائیکاٹ کر دیا ہے۔ کل کی فائرنگ میں کم از کم ۱۴ آدمی ہلاک اور ۳۰ سے زائد زخمی ہوئے ہیں۔ یہ فائرنگ ان ہزاروں قوم پرستوں کے مظاہروں کی وجہ سے ہوئی۔ جو انہوں نے مراکش کے مختلف شہروں میں فرانس کے خلاف کئے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے انصاف پریس میں طبع کرا کر ۲ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے

عن عبد اللہ ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المسلم اخو المسلم لایظلمہ ولا یسلمہ ومن کان فی حاجۃ اخیہ کان اللہ فی حاجتہ ومن فرج عن مسلم کربۃ فرج اللہ عنہ کربۃ من کربات یوم القیامۃ ومن ستر مسلما سترہ اللہ یوم القیامۃ۔ (صحیح بخاری)

ترجمہ:۔ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اس پر وہ ظلم کرے۔ اور نہ اس کی مدد کو ترک کرے۔ اور جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی کرے گا۔ اللہ اس کی حاجت روائی کرے گا۔ اور جس شخص نے کسی مسلمان کی تکلیف کو دور کیا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کی تکلیفوں میں سے اس کی تکلیف کو دور کرے گا۔ اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔

انتظامات جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ کی تقریب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قائم فرمودہ ہے۔ ہر سال قریباً تیس چالیس ہزار اشخاص اس مبارک تقریب سے مستفید ہونے کے لئے مرکز احمدیت میں جمع ہوتے ہیں ان کے کھانے و رہائش کا انتظام صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے کیا جاتا ہے۔ جس کے لئے جلسہ سالانہ کا ایک مستقل محکمہ ہے۔ جو سارا سال جلسہ کے انتظامات میں مشغول رہتا ہے اس محکمہ کا فرض ہے۔ کہ جلسہ سالانہ پر استعمال ہونے والی تمام اجناس وغیرہ فصل کے نکلتے ہی خرید لے۔ تاکہ بعد میں نرخ بڑھ جانے سے سلسلہ کو کسی قسم کا نقصان نہ اٹھانا پڑے۔

اخراجات جلسہ سالانہ کے لئے ہر احمدی سے چندہ لیا جاتا ہے۔ جس کی شرح سال میں ایک ماہ کی آمد کا دس فی صدی ہے۔ جلسہ سالانہ کا چندہ لازمی چندوں میں سے ہے۔ اور ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ دوسرے لازمی چندوں کی طرح اس کی ادائیگی بھی باقاعدگی سے کرے۔ لیکن دیکھنے میں آیا ہے۔ کہ کچھ لوگ تو یہ چندہ ادا ہی نہیں کرتے۔ اور سالہا سال سے ان کی طرف بقایا ہے۔ بعض احباب یہ چندہ ادا تو کرتے ہیں۔ مگر بروقت ادا نہیں کرتے۔ بلکہ اکثر جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہی ادا کرتے ہیں۔ وہ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ جلسہ سالانہ کے دنوں میں اس کی ضرورت ہوتی ہے۔ حالانکہ اس چندہ کی ضرورت جلسہ سے قبل بھی ہوتی ہے۔ تاکہ اجناس وغیرہ بروقت خریدی جائیں۔ اور دیگر انتظامات بھی مکمل کئے جا سکیں۔ جلسہ سالانہ پر قریباً ۷۰۔۸۰ ہزار روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ مگر کبھی بھی جماعت نے اس رقم کو "جلسہ سالانہ" کے چندہ سے پورا نہیں کیا۔ ہمیشہ تیس چالیس ہزار روپیہ کم ہی وصول ہوتا ہے۔ اس لئے میں احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کروں گا۔ کہ وہ جلسہ سالانہ کے چندہ کے متعلق اپنی ذمہ داری کو سمجھیں۔ اور اس کی ادائیگی کی طرف پوری توجہ فرمائیں۔ اور شروع سال سے ہی شرح کے مطابق ادائیگی شروع کر دیں۔ تاکہ بروقت روپیہ مہیا ہو جائے۔ اور انتظامات میں سہولت پیدا ہو سکے۔ پریذیڈنٹ و امراء صاحبان سے بھی درخواست ہے۔ کہ وہ خطبہ جات میں جلسہ سالانہ کے چندہ کی اہمیت احباب کے ذہن نشین کروائیں۔ اور وصولی کی کوشش فرمائیں۔ جو رقوم سیکرٹریان مال کے پاس جمع ہیں۔ وہ جلد سے جلد داخل خزانہ کروانے کی کوشش فرمائیں۔ (ناظر بیت المال)

زیورک کے لارڈ میئر کو قرآن کریم کا جرمن ترجمہ پیش کر دیا گیا

مورخہ ۱۲ جولائی کو مکرم شیخ ناصر احمد صاحب مبلغ انچارج سوئٹزرلینڈ مشن نے جرمن ترجمہ قرآن کریم کا ایک نسخہ زیورک کے لارڈ میئر Dr Emil Landolt کی خدمت میں پیش کیا۔ لارڈ میئر نے اس پیش قدر تحفہ کی بہت تعریف کی۔ اور کتاب کی عمدہ طباعت کو بہت پسند کیا۔ نیز وعدہ کیا۔ کہ وہ اس مقدس کتاب کا مطالعہ فرمائیں گے۔ اگلے روز انہوں نے ہمارے انچارج مبلغ کو شکریہ کا ایک خط لکھا۔ جس میں تحریر تھا۔ کہ وہ کتاب کو کارپوریشن کے اراکین کو بھی دکھلائیں گے نیز اسے شہر کی لائبریری کی زینت بنایا جائے گا۔ (خاکسار عبد المنان عمر تحریک جدید ربوہ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ارکان نماز جسم کو باطنی طریق سے حصہ دینے کے لئے مقرر کئے گئے ہیں

"ارکان نماز دراصل روحانی نشست و برخاست ..... ہیں۔ انسان کو خدا تعالیٰ کے روبرو کھڑا ہونا پڑتا ہے۔ اور قیام بھی آداب خدمتگاران میں سے ہے۔ رکوع جو دوسرا حصہ ہے۔ بتلاتا ہے۔ کہ گویا تیاری ہے۔ کہ وہ تعمیل حکم کو کس قدر گردن جھکاتا ہے۔ اور سجدہ کمال آداب اور کمال تذلل اور نیستی کو۔ جو عبادت کا مقصود ہے۔ ظاہر کرتا ہے۔ یہ آداب اور طرق ہیں۔ جو خدا تعالیٰ نے بطور یادداشت کے مقرر کر دیئے ہیں۔ اور جسم کو باطنی طریق سے حصہ دینے کی خاطر ان کو مقرر کیا ہے۔ علاوہ ازیں باطنی طریق کے اثبات کی خاطر ایک ظاہری طریق بھی رکھ دیا ہے۔ اب اگر ظاہری طریق میں (جو اندرونی اور باطنی طریق کا ایک عکس ہے) صرف نقال کی طرح نقلیں اتاری جاویں۔ اور اسے ایک بار گراں سمجھ کر اتار پھینکنے کی کوشش کی جاوے۔ تو تم ہی بتاؤ۔ اس میں کیا لذت اور حظ آ سکتا ہے۔ اور جب تک لذت اور سرور نہ آئے۔ اسکی حقیقت کیونکر متحقق ہوگی۔ اور یہ اس وقت ہوگا۔ جبکہ روح بھی ہمہ نیستی اور تذلل تام ہو کر آستانہ الوہیت پر گرے۔ اور جو زبان بولتی ہے۔ روح بھی بولے۔ اس وقت ایک سرور اور نور اور تسکین حاصل ہو جاتی ہے۔" (ملفوظات)

مسجد محلہ دار الرحمت ربوہ

قابل توجہ اہالیان محلہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور سے اہل محلہ کو یہ منظوری مل چکی ہے۔ کہ اہل محلہ جن کا مکان بن چکا یا جن کی زمین محلہ میں یعنی محلہ دار الرحمت میں ہو اپنے محلہ کی مسجد بنائیں۔ اہل محلہ نے بہ اتفاق رائے مسجد کے بنانے کا کام خاکسار کے سپرد فرمایا۔ ان باتوں کا اعلان اخبار میں شائع ہو چکا ہے۔

اس پر محلہ کی ایک سب کمیٹی بنائی گئی۔ جس نے مسجد کے اخراجات کا اندازہ پندرہ ہزار سے بھی اوپر کیا۔ اس لئے کہ محلہ کی وسعت کے لحاظ سے محلہ کے لئے مسجد وسیع ہونی چاہیئے۔ اور پھر سب کمیٹی نے ان اخراجات کے پورا کرنے کے لئے ہر ایک محلہ کے دوست کے نام پر ایک مناسب نقد موزوں رقم مقرر فرمائی۔ اور اس کی اطلاع حتی الوسع ہر ایک دوست کو کی گئی ہے۔ تاکہ احباب اپنا فرض ادا کریں۔ اور خدا کے فضل و کرم سے مسجد پایۂ تکمیل تک پہنچ جائے۔ اس وقت تک تین ہزار روپیہ آیا ہے۔ اس سے ملحقہ سطح زمین تک کنکریٹ پڑ چکی ہے۔ اور گرڈروں کا روپیہ اور کرسی تک مسجد کی بنیاد پوری کرنے کا روپیہ موجود ہے۔ مگر اس سے اوپر اینٹ دیواروں کے لئے اور چھت کے لئے سیمنٹ وغیرہ اور لوہا نیز مزدوری اور دروازے اور کنواں کے اخراجات کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ مذکورہ کام روپیہ کے آنے پر ہی ہو سکتا ہے۔ اس لئے محلہ کے وہ احباب کرام جنہوں نے ابھی تک باوجود متعدد بار توجہ دلانے کے اپنے حصہ کا روپیہ ادا نہیں فرمایا۔ وہ اس اعلان کو پڑھ کر اپنا فرض ادا کریں۔ تاکہ ان کے لئے اور ان کے اہل و عیال کے ذکر الٰہی کرنے کے واسطے اللہ تعالیٰ کا گھر مکمل ہو جائے۔ (برکت علی خاں ناظم تعمیر مسجد محلہ دار الرحمت ربوہ)

زعیم اعلیٰ و زعماء صاحبان حلقہ جات شہر راولپنڈی کی خدمت میں ضروری اطلاع

مقامی مرکزی مجلس انصار اللہ جماعت احمدیہ راولپنڈی اور حلقہ جات میں چندہ انصار اللہ اور اس کی آمد و خرچ کی چیکنگ کے لئے شیخ عبد الرحیم شرما مرکز سے راولپنڈی آ رہے ہیں۔ زعماء صاحبان حلقہ جات اور مرکزی عہدیداران انصار شہر راولپنڈی اپنے اپنے حسابات چیکنگ کے لئے تیار رکھیں۔ اور چیکنگ کے وقت ان کے ساتھ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(صدر انصار اللہ مرکزیہ)

ضروری تصحیح:۔ افسوس ہے۔ کہ الفضل ۴ جولائی ۱۹۵۴ء کے اداریہ میں "اللہ تعالیٰ کے علی الرغم" دو جگہ غلط محاورہ استعمال ہوا ہے۔ احباب اس کی بجائے "اللہ تعالیٰ کے خلاف" کے الفاظ لکھ لیں۔ نیز "عید الاضحیٰ" نمبر کے اداریہ کے عنوان میں "تمہاری عزتیں" کی بجائے "تمہاری جانیں" غلطی سے لکھا گیا ہے۔ احباب درستی فرما لیں۔ (ادارہ)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۱۰ ظہور ۱۳۳۳ ہش

142

اولاد کی تربیت

آج جبکہ الفضل کا یہ پرچہ اکثر احباب کی خدمت میں پہنچے گا۔ تو وہ عید الاضحیٰ منانے میں مصروف ہوں گے۔ ہم نے عید نمبر میں جو اس سے پہلے احباب کو پہنچ چکا ہے۔ جہاں یہ کوشش کی ہے۔ کہ عید الاضحیٰ کے ہر پہلو کے متعلق احباب کو کچھ نہ کچھ مواد پڑھنے کے لئے مل جائے۔ وہاں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا ایک پرانا خطبہ بھی عید الاضحیٰ کے متعلق شائع کیا ہے۔

اس خطبہ میں جس انداز سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے فرمانبردار فرزند حضرت اسماعیل علیہ السلام کی تسلیم و رضا کا فلسفہ بیان فرمایا ہے۔ وہ اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ اور یہ خطبہ اس قابل ہے۔ کہ احباب اس کو حرزِ جان بنائیں۔ اور ایسی قربانی کے لئے اپنے آپ کو ہر وقت تیار رکھنے کے لئے ہفتہ میں کم سے کم ایک بار خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسرے احباب کو بھی سنائیں۔

اس لئے ذیل میں ہم خطبہ کا ایک طویل اقتباس ذرا جلی حروف میں پھر درج کرتے ہیں۔ تا کہ ہر دوست اس کی اہمیت کو اچھی طرح محسوس کرے۔ اور جو سبق اس سے ملتا ہے۔ اسے نہ صرف ذہن نشین ہی نہ کرے۔ بلکہ اسے اپنی زندگی کا لائحہ عمل بنانے کے لئے آج سے ہی جد و جہد شروع کر دے۔ اور اللہ تعالیٰ کے سامنے عہد باندھے۔ کہ وہ اپنی اولاد کی پرورش ان کو موٹا تازہ دنبہ بنانے کے لئے نہیں بلکہ اس طرح کرے گا۔ کہ وہ انسان سے با اخلاق انسان اور با اخلاق سے با خدا انسان بنیں۔ اور ان کی زندگی اللہ تعالیٰ کے دین کی اشاعت اور سیدنا آقائے دو جہاں حضرت محمد رسول اللہ کا جھنڈا دنیا کے کناروں پر نصب کرنے میں صرف ہو۔ فھو ھذا۔

دوسری قربانی اولاد کی قربانی تھی۔ اس میں بھی حکمت تھی۔ اور وہ یہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے قبل تمدن قائم نہ ہوا تھا۔ اور اہلی زندگی کمال کو نہ پہنچی تھی۔ انسان کا کمال ذاتی اور شخصی زندگی تک تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذریعہ اہلی زندگی کا دور قائم کیا گیا۔ اس کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو رویا دکھائی گئی۔ جو یہ تھی۔ کہ وہ بیٹے کو ذبح کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جانتا تھا۔ کہ ابراہیمؑ اس کا وفادار بندہ ہے۔ جو کچھ اس نے دیکھا ہے۔ اسے پورا کر دے گا۔ مگر اس طرح وہ حضرت ابراہیمؑ کو ایک سبق دینا چاہتا تھا جب انہوں نے لوگوں کے دستور کے مطابق اپنے بیٹے سے کہا۔ کہ میں تمہیں قربان کرنا چاہتا ہوں۔ اور بیٹا بھی اس کے لئے تیار ہو گیا۔ تو خدا تعالیٰ نے کہا۔ یہ نہیں دنبہ لو۔ اور اسے ذبح کرو۔ وہ بیٹے کی قربانی کا قائم مقام ہوگا۔ اب یہ سیدھی بات ہے۔ کہ بیٹا اور دنبہ برابر نہیں ہو سکتے۔ اگر کسی کو توفیق ہو۔ تو وہ ہزار دنبہ بھی قربان کر دے گا۔ مگر بیٹا قربان نہ کرے گا۔ پس دنبہ بیٹے کا قائم مقام نہیں۔ نہ ایک نہ دس نہ ہزار نہ لاکھ نہ دس لاکھ۔ ممکن ہے۔ کسی کو توفیق نہ ہو۔ اور وہ ایک دنبہ بھی اپنے بیٹے کی بجائے نہ دے سکے۔ لیکن اگر توفیق ہو۔ تو مال کا آخری حبہ تک بھی دے دیگا۔ مگر بیٹے کو ذبح نہ ہونے دے گا اگر ایک شخص دس لاکھ دنبہ ذبح کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ تو وہ اسے اپنے لئے بہت آسان سمجھے گا۔ بہ نسبت اس کے کہ بیٹے کو ذبح ہونے دے۔ پھر ایک دنبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے کس طرح ان کے بیٹے کا قائم مقام بن گیا۔ وہ مالدار انسان تھے۔ ان کی ہزارہا بھیڑ بکریاں اور گائیں تھیں۔ اور ان کے مال کا یہ حال تھا۔ کہ ان کے ہاں اجنبی آتے ہیں۔ ان کے آگے بغیر پوچھے بچھڑا ذبح کر کے رکھ دیتے ہیں۔ اور وہ کھاتے ہی نہیں۔ ایسے انسان کے لئے ایک دنبہ کیا ہستی رکھتا ہے۔ وہ تو کتے کے پلنے کے لئے بھی دنبہ ذبح کر سکتے تھے۔ پھر ان کے لئے اسماعیل کی خاطر دنبہ ذبح کرنے میں کونسی مشکل تھی۔ اور اگر کوئی مشکل نہ تھی۔ تو اسماعیلؑ کے بدلے ایک دنبہ کس طرح قبول ہوا۔ بات

یہ ہے کہ دنبہ اسماعیلؑ کے بدلے ذبح نہیں ہوا۔ بلکہ اس میں اور حکمت تھی۔ اور وہ حکمت یہی تھی۔ جس سے اصلی اور حقیقی زندگی کا دور شروع ہوا۔

عام طور پر انسان اولاد کو خوب کھلاتا پلاتا اور اس کی خاطر کرتا ہے۔ جتنی زیادہ ناجائز محبت کرنے والے ماں باپ ہوتے ہیں۔ اتنی ہی زیادہ انہیں یہ فکر ہوتی ہے۔ کہ ان کے بچے خوب کھائیں پئیں۔ مگر یہ حیوانوں والی زندگی ہوتی ہے۔ اس طرح گویا وہ اولاد نہیں پالتے۔ بلکہ دنبہ پالتے ہیں۔ کیونکہ دنبہ کے لئے صرف کھانے پینے اور رہائش ہی کی فکر کرنی پڑتی ہے۔ اور بہت لوگ اپنی اولاد کی بھی اتنی ہی فکر کرتے ہیں۔ کہ اسے اچھا کھلائیں اچھا پلائیں۔ اچھی رہائش ہو۔ اچھا کپڑا پہنائیں۔ یہ دنبہ کی نسبت زائد بات ہوگی۔ کیونکہ دنبہ کپڑے نہیں پہن سکتا۔ لیکن دیکھا ہے۔ بعض لوگ دنبوں کو بھی جھولیں پہناتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو رویا میں یہ دکھایا۔ کہ اسماعیلؑ کو ذبح کرو۔ تو اس کا یہ مطلب تھا۔ کہ اسماعیلؑ میں جو دنبے کی خصلت ہے اسے ذبح کرو۔ یہ نہیں کہ اسکی انسانیت کی خصلت ذبح کر دو۔ خدا تعالیٰ نے بتایا۔ اے ابراہیم نوے سال کی عمر میں تمہارے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔ اس لئے تمہاری خواہش ہوگی۔ کہ اسے اچھا کھلاؤ پلاؤ۔ ہر طرح اسے آرام پہنچاؤ۔ لیکن اس طرح تو یہ ہوگا۔ جیسے دنبہ پالا۔ اس سے کیا فائدہ ہوگا دنیا کو اور اس سے کیا نفع ہوگا تمہارے خاندان کو۔ یہ ایک دنبہ ہوگا اور بس۔ اس لئے آج ہم تمہیں حکم دیتے ہیں۔ کہ دنبہ کو ذبح کر دو۔ گویا انسانیت باقی رہے۔ اور دنبہ پن ذبح ہو جائے۔ چنانچہ حضرت ابراہیمؑ نے اس حکم کو عملی جامہ اس طرح پہنایا۔ کہ دنیا سے الگ تھلگ ایک وادی غیر ذی زرع میں جہاں دنبہ نہ بن سکے۔ حضرت اسماعیل کو چھوڑ آئے۔ یہ حضرت ابراہیمؑ کے ذریعہ اہلی زندگی کی اصلاح کی بنیاد رکھی گئی۔ اور بتایا گیا۔ کہ بیٹوں کو دنبوں کی طرح نہ پالو۔ بلکہ ان کی روحانی تربیت کا خیال رکھو۔ چنانچہ جب خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا۔ کہ اسماعیل کی قربانی کرو۔ اور اس کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام تیار ہو گئے تو منع کر دیا۔ اس لئے اسماعیلؑ کی قربانی نہ ہوئی۔ بلکہ دنبہ کی قربانی کی۔ اور جب خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا۔ کہ اسماعیلؑ کی نسل میں نبوت رہے گی۔ تو یہ نتیجہ تھا دنبہ کی قربانی کا۔ مطلب یہ کہ اگر اولاد کی اصلاح اور تربیت کا خیال رکھا جائے گا۔ اور اسے دنبہ کی طرح نہ پالیں گے۔ بلکہ دنبہ پن کو قربان کر دو گے۔ تو اس کے نتیجہ میں اس اولاد میں نبوت رہیگی۔ اس وجہ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں نبوت رہنے کا وعدہ تھا۔ ورنہ یہ ظالمانہ وعدہ بن جاتا۔ اور اس طرح لحاظ بن جاتا ہے۔ کہ ابراہیم علیہ السلام کی اولاد خواہ کیسی ہی ہو۔ اس میں نبوت رہے گی۔ اور دوسروں کو اس سے محروم رکھا جائے گا۔ اس کا مطلب یہی تھا۔ کہ اگر اولاد کی تربیت کے وقت تم محبت کے احساسات کو قربان کر دو گے۔ اس کے اندر اچھے اخلاق پیدا کرنے کی کوشش کرو گے۔ اس کے آرام و آسائش کو اس لئے قربان کر دو گے۔ کہ خدا تعالیٰ کی محبت اس کے دل میں پیدا کرو۔ تو اس کے بدلے میں ہمیشہ اس میں نبوت رکھی جائے گی۔ اور اس میں کیا شبہ ہے۔ کہ جس قوم کی نسل پاک ہو۔ اس پر خدا کے فضل نازل ہوتے ہیں۔

پس اگر تم بھی چاہتے ہو۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فیوض تم پر اور تمہاری اولاد پر ہمیشہ نازل ہوتے رہیں۔ تو اپنی اولاد کو دنبہ کی طرح نہ پالو۔ بلکہ اس کی روحانی اصلاح کی فکر کرو۔ خدا تعالیٰ کی محبت اس کے دل میں پیدا کرو۔ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی تڑپ اس میں پیدا کرو۔

ضروری اعلان

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے مکرم مولانا مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری۔ قائد انصار اللہ مرکزیہ شعبہ تبلیغ کو عنقریب مندرجہ ذیل مشہور جماعتوں کی مجالس انصار اللہ کے معائنہ کے لئے بھیجا جا رہا ہے۔ معین تاریخ سے ہر جماعت کے زعیم صاحب انصار اللہ کو خود مولوی صاحب موصوف اطلاع دیں گے۔ احباب کا فرض ہے۔ کہ ان سے پورا پورا تعاون فرماویں۔ اور اس دورے سے تربیت وغیرہ کا ان سے کما حقہ فائدہ اٹھائیں۔ وہ جماعتیں یہ ہیں۔ جن میں مولوی صاحب کو دورے کے لئے بھیجا جا رہا ہے۔ گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ۔ گجرات۔ جہلم۔ راولپنڈی۔ پشاور۔

نوٹ:۔ اگر وقت اور موقع میسر آیا۔ تو مولوی صاحب موصوف راستے کی اور جماعتوں کا بھی معائنہ کر سکیں گے۔ مثلاً [illegible] کھاریاں۔ [illegible] میانوالی وغیرہ (صدر انصار اللہ مرکزیہ)

مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کی انڈونیشیا میں تشریف آوری

انڈونیشیا کی تاریخ احمدیت میں ایک نئے دور کا آغاز

احباب جماعت کا پُرخلوص خیر مقدم

(۲)

تقریب استقبالیہ

مورخہ ۱۱ جولائی بروز اتوار آپ کے اعزاز میں ایک تقریب منعقد کرنے کا پروگرام بنایا گیا۔ یہ ریسیپشن مشترکہ طور پر احباب جماعت کی طرف سے مسجد جاکرتا میں عمل میں آئی۔ اس تقریب میں شمولیت کے لئے قریب کی مختلف جماعتوں کے افراد صبح سے ہی آنے شروع ہو گئے۔ اور ۹½ بجے تک مقامی اور بیرونی احباب سے جاکرتا کی وسیع مسجد بالکل بھر گئی۔ مستورات کا اجتماع مسجد کے اوپر کے حصہ میں تھا۔ مردوں اور عورتوں کے حصہ میں دونوں جگہ خاص چہل پہل تھی۔ اور یوں معلوم ہوتا تھا جیسے جماعت میں کوئی خاص شادی کی تقریب ہے یا عید کے دن کا کوئی نظارہ ہے۔ بوگر کی جماعت جو ۶۰ کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ وہاں سے جماعت کے کوئی ۲۰ کے قریب افراد باقاعدہ ایک بس کو ریزرو کرا کر اس تقریب میں شمولیت کے لئے آئے۔ بانڈونگ کی جماعت جو کوئی دو صد کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے وہاں سے ۱۵ احباب تشریف لائے۔ جن میں جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کے صدر جناب سکردی برمادی صاحب بھی تھے اس کے علاوہ قریب کی جماعتوں مثلاً گونڈونگ تمانگ رنگ۔ چی سلاڈا۔ بوجنگ۔ چیکا لونگ اور کاپر ان کی جماعتوں سے بھی کثیر تعداد میں دوست تشریف لائے۔

پونے دس بجے کے قریب مکرم لاڈن ہدایت صاحب نائب صدر جماعت ہائے احمدیہ نے اس تقریب سعید کا افتتاح کیا۔ اس کے بعد ابتداءً کوئی ۱۲ جماعتوں کے نمائندگان نے جناب میاں صاحب کی تشریف آوری پر اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ اور آپ کو خوش آمدید کہا۔ بعدہ مجالس خدام الاحمدیہ۔ ناصرات الاحمدیہ لجنہ اماء اللہ اور انصار اللہ کے نمائندگان کی طرف سے مسرت کے جذبات کا اظہار کیا گیا۔ عہدہ داران اعلیٰ کی طرف سے مکرم جناب سکری برمادی صاحب صدر جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا اور مبلغین کی طرف سے مکرم جناب مولوی عبد الواحد رئیس التبلیغ نے اظہار خیالات کیا۔ اس کے علاوہ عہدہ داران اعلیٰ میں سے دو افراد نے خاص اپنی طرف سے اور مبلغین میں سے مکرم ملک عزیز احمد صاحب۔ مکرم حکیم عبد الرشید صاحب ارشد اور خاکسار نے اپنے اپنے علاقہ کی جماعتوں کی طرف سے ان کے جذبات اور مبارکباد کا پیغام مکرم جناب میاں صاحب کی خدمت میں پیش کیا۔

آخر پر مکرم جناب صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں درخواست کی گئی۔ کہ آپ اپنے زریں خیالات اور مفید نصائح سے احباب جماعت کو مستفیض ہونے کا موقعہ عطا فرمائیں۔ چنانچہ اس درخواست کو قبول کرتے ہوئے محترم موصوف نے ایک گھنٹہ سے زائد برجستہ تقریر فرمائی۔ اور جماعت کو اپنی قیمتی نصائح سے متمتع کیا۔ آپ کی تقریر کا ترجمہ مکرم ملک عزیز احمد صاحب شستہ انڈونیشین زبان میں نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ کرتے جاتے تھے۔

حمد و ثنا کے بعد ابتداءً آپ نے احباب جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے اپنے محبت بھرے سلوک اور جذبات کا اظہار کیا تھا اور فرمایا کہ میں رسمی طور پر شکریہ ادا نہیں کر رہا بلکہ حقیقتاً میرے دل میں ایسے ہی جذبات موجزن ہیں۔ جو طبعاً آپ احباب کے لئے دعا کی طرف بھی محرک ہوئے ہیں۔ چنانچہ فرمایا کہ میں نے حضور اقدس کی خدمت میں بھی دعا کے لئے لکھا ہے۔ اس کے بعد آپ نے خاص طور پر اپنے لئے دعا کی درخواست کی۔ کہ خدا تعالیٰ انہیں اس مقصد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے کہ جس کو لے کر وہ اس ملک میں آئے ہیں۔ اور فرمایا کہ ہمارا مقصد سوائے مخلوق خدا کی خدمت کے اور کچھ نہیں۔ اور ہم میں سے اگر کوئی اس کے سوا اپنا کوئی مقصد تصور میں رکھے۔ تو وہ ہمارے لئے بہت بُرا ہے۔ یہی مقصد حضور اقدس سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے اس فارسی شعر میں بیان فرمایا ہے۔ ؎

مرا مقصود و مطلوب و تمنا خدمت خلق است
ہمیں کارم ہمیں بارم ہمیں رسمم ہمیں راہم

اس کے بعد آپ نے یہ فرمایا کہ میرا یہاں آنے کا مقصد صرف اور صرف یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا نام بلند ہو۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نور لوگوں تک پہنچے۔ اور میں اسی مقصد پر مرنے اور اسی کے لئے جینے کی خواہش رکھتا ہوں۔ اور میں آپ سے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ کہ میرے یہ جذبات محض ریا اور رسمی نہ ہوں۔ بلکہ انکسار ایک سچی حقیقت کے آئینہ دار ہوں۔ آمین

دوران تقریر میں آپ نے علاوہ دیگر نصائح کے حب الوطن من الایمان کے ضمن میں فرمایا کہ صحیح جذبۂ وطنیت دراصل ایمان ہی کا حصہ ہے۔ یہ بہت اچھی چیز ہے۔ اسلام طبعی رنگ کے جذبات کو صرف قائم ہی نہیں رکھتا بلکہ ان کی ترغیب بھی دیتا ہے۔ مگر ساتھ ہی حد اعتدال کے اندر رہنے کی بھی تلقین کرتا ہے۔ اسلام کی تعلیمات ہمیشہ میانہ روی کا پہلو اپنے اندر لئے ہوئے ہوتی ہیں۔ دراصل میانہ روی اور حد اعتدال سے تجاوز نہ کرنے کا اصل ہی ایک ایسا گُر ہے جس سے بہتر نتائج مرتب ہو سکتے ہیں۔ ... ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم موجودہ مغربیت زدہ مسموم ماحول سے متاثر نہ ہوں بلکہ ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنی نظر کو اور اپنے مقصد کو اس سے بالاتر رکھیں۔ ہمارے سپرد دنیا کی اصلاح کا مقدس کام ہے۔ جو بہت عظیم الشان اور نازک کام ہے۔ ... ہمارا سب سے زیادہ قریب کا تعلق خدا تعالیٰ کے ساتھ ہونا چاہیئے۔ اور باقی دنیوی علائق اور رشتوں کو ہمیشہ اس کے بعد آنا چاہیئے۔

آپ نے فرمایا کہ اب خدا تعالیٰ کا ارادہ ہو چکا ہے۔ کہ وہ تمام دنیا کو احمدیت کے ذریعہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرے۔ آپ لوگ گو اس وقت کمزور ہیں۔ مگر آپ ہی دنیا کے آزاد کنندہ ہوں گے۔ اس لئے لازم ہے کہ آپ محض اپنی ذاتی بھلائی کو ہی اپنی نگاہ میں نہ رکھیں۔ بلکہ تمام دنیا کو اپنے مدنظر رکھتے ہوئے آگے بڑھیں اور اپنے نمونہ اور عمل کو بلند سے بلند معیار تک پہنچانے کی کوشش کریں۔ ... اسلام صرف خشک عبادات کا نام نہیں۔ بلکہ یہ زندگی کا ایک مکمل لائحہ عمل ہے۔ جو زندگی کے ہر شعبہ میں ہمارے پیش نظر رہنا چاہیئے۔ ... صحیح معنوں میں دنیا کا استاد بننا کوئی معمولی کام نہیں۔ ہمیں عملاً اپنے اندر وہ خواص پیدا کرنے چاہئیں۔ جو اس کے لئے ضروری ہیں۔ ... اگر کسی درخت کا پھل اچھا نہیں۔ تو وہ درخت کسی کام کا نہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے اندر ایک نیک تبدیلی پیدا کریں۔ جو خدا تعالیٰ کے افضال اور برکات کو جذب کرنے والی ہو۔ ... آپ گو تھوڑے ہیں مگر خدا تعالیٰ کی تقدیر یہی معلوم ہوتی ہے کہ اسلام اب آپ ہی کے ذریعہ ترقی کرے گا۔ ...

پھر فرمایا کہ بسا اوقات دیکھا گیا ہے کہ بعض معمولی اور چھوٹی باتیں بالآخر بڑے نتائج اور عواقب کا پیش خیمہ ہو جایا کرتی ہیں۔ اس لئے ہمیں اپنی روز مرہ کے افعال، عادات اور حرکات و سکنات کی طرف بھی خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ کہ مبادا کوئی ایسی بنیاد غیر محسوس طور پر نہ پڑ رہی ہو جس کے بد عواقب سے بعد میں سختی کے ساتھ دوچار ہونا پڑے۔ ... آپ نے تقریر کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ کسی قوم یا مذہب کے قومی یا مذہبی خواص دراصل اس قوم یا جماعت کے لئے بمنزلہ روح کے ہوتے ہیں۔ کیونکہ جب کوئی قوم اپنے مخصوص قومی خصائل اور خواص کو ترک کر دیتی ہے۔ یا کوئی مذہبی جماعت اپنے مذہب کی تعلیمات کو عام روز مرہ کی زندگی میں پس پشت ڈال دیتی ہے۔ اور اپنے اصل کو بھول جاتی ہے۔ تو دراصل وہی دن اس قوم یا اس مذہبی جماعت کے لئے انحطاط بلکہ موت کا دن ہوتا ہے۔ اس لئے ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے جماعتی اور اسلامی خواص کو ہر وقت محفوظ رکھیں اور ان کا جائزہ لیتے رہیں۔ تا جماعتی شیرازہ بکھرنے نہ پائے۔ اور قوم کی تمام طاقت مجتمع رہے۔ ... آپ نے اجتماعی قوت کے اس سنہری اصل کو مختلف تاریخی واقعات کی روشنی میں مثالیں دے کر واضح کیا۔ اور اس کی اہمیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ انفرادی لحاظ سے ممکن ہے ہمارے اندر بہت سی کمزوریاں ہوں۔ مگر جماعتی صفات ہونے کی حیثیت سے کسی ایک چھوٹی سی لغزش کو بھی برداشت نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ فوراً اس کی اصلاح کی طرف توجہ دینا از بس ضروری ہے۔

اس کے بعد آپ نے احباب کو دنیا کے موجودہ نازک حالات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ دنیا کے حالات اسی تیزی سے بدل رہے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی ہماری ذمہ واریوں میں بھی تیزی کے ساتھ اضافہ ہو رہا ہے۔ ہمارے سامنے اسلام کو پھیلانے کا جو کام ہے وہ بہت عظیم الشان ہے۔ ... دنیا کے حالات بد سے بدتر ہو رہے ہیں۔ ایسے وقت میں جماعت احمدیہ

ابراہیمی ایثار و قربانی کے درخشندہ اور ایمان افروز نمونے

اور

مسلمانانِ عالم کو دعوتِ غور و فکر

(خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی مبلغ سلسلہ)

صدیاں گذریں نیلگوں آسمان کے تلے عراق کی ایک بستی اور نامی میں تارح کے گھر ایک فرزند تولد ہوا جس کا مقدس نام ابراہیم رکھا گیا۔ اس زمانہ میں سرزمین بابل پر ایک نہایت متکبر اور سرکش انسان نمرود حکمران تھا۔ یہ شخص زمین و آسمان کے حقیقی مالک و خالق سے محض بیگانہ تھا اور انسانی قلوب پر اپنا تسلط جماتا تھا۔ بابل اور گرد و نواح کی اکثر بستیوں کے لوگ اس کی غلامی میں مقید تھے۔ اور بجائے حقیقی معبود کے آستانہ پر جھکنے کے بتوں کی الفت و محبت کے اسیر تھے۔ اور شب و روز انہیں کے آگے ماتھا ٹیکتے تھے۔

ایسے شرک پرستی اور کفر و عصیاں کے دور میں خدا تعالیٰ نے اپنے عبد منیب حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا فرمایا۔ آپ کی فطرت میں ہی حق سبحانہ نے اپنی توحید کی محبت اور معبودانِ باطلہ سے نفرت کے جذبات رکھ دیئے تھے۔ جب آپ نے ہوش سنبھالا۔ تو آپ کے چچا آذر اور ان کی قوم نے چاہا۔ کہ آپ بھی اُن کی طرح بتوں کے پجاری اور عاشق بنیں۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والد تارح تو رحلت فرما چکے تھے۔ آذر ہی اُن کے کفیل تھے۔ جو ایک بہت بڑے بت تراش انسان تھے۔ بتوں کی خرید و فروخت ان کا دلپسند اور محبوب مشغلہ تھا۔ جب کبھی خود دکان سے اِدھر اُدھر ہوتے تو اکثر اپنے بھتیجے حضرت ابراہیمؑ کو اپنی جگہ بٹھا جاتے۔ لیکن چونکہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا تعالیٰ کی توحید کے والہ و شیدا تھے۔ اس لئے جب کوئی بتوں کا پجاری آذر کی دوکان پر بُت خریدنے کے لئے آتا۔ تو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام بجائے بُت بیچنے کے اُسے توحید خداوندی کا وعظ شروع کر دیتے جس پر وہ بُت پرست انسان چیں بجبیں ہوتا۔ اور آذر کے آنے پر ان کے خلاف شکوہ و شکایت کرتا۔ جس پر آذر حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سرزنش کرتا۔ مگر آپ تو خدا کی توحید کا عاشق صادق تھے۔ بھلا کس طرح پیغامِ حق پہنچانے سے باز رہ سکتے تھے

جب حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام بلوغت کو پہنچے۔ تو اللہ تعالیٰ کی نظر انتخاب آپ پر پڑی۔ اور زمین و آسمان کے مالک نے آپ کو تاج نبوت سے سرفراز فرمایا تو پہلے سے کہیں بڑھ کر حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا تعالیٰ کی توحید کو پھیلانے کے لئے کمربستہ ہو گئے۔ اور صاف الفاظ میں آپ نے انی وجہت وجھی للذی فطر السموٰت والارض حنیفا وما انا من المشرکین کا نعرہ بلند کیا۔ اور لیل و نہار بتوں اور دیگر معبودانِ باطلہ کے خلاف برسرپیکار ہو گئے اور اپنی مخاطب سرکش قوم کو خدا تعالیٰ کی توحید کی طرف پوری قوت سے دعوت دینے لگے

قوم کے افراد کئی قسم کے تہوار منایا کرتے تھے۔ ایک موقعہ پر جب کہ یہ لوگ ایک تہوار منانے کے لئے اپنی قیام گاہوں سے باہر کسی مقام پر گئے۔ اور اپنے پیچھے ان لوگوں نے بتوں کی نذر کچھ خورد و نوش کی اشیاء رکھ دیں۔ تو ان کی عدم موجودگی میں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بت خانہ میں داخل ہو کر ایک بڑے بت کے سوا باقی تمام بتوں کا خاتمہ کر دیا۔ جب بتوں کے پجاری واپس آئے اور بت خانہ میں داخل ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ سب بُت پاش پاش ہوئے پڑے ہیں۔ اور ایک بڑا بُت ابھی موجود ہے۔ یہ منظر دیکھ کر اُن کی حیرانی کی کوئی حد نہ رہی اور وہ غیظ و غضب میں اندھے ہو کر آپس میں سرگوشیاں کرنے لگے کہ نامعلوم کس دشمن انسان نے ہمارے بتوں کی معبودانہ زندگی کو خاک میں ملا دیا ہے۔ بُت پرستوں میں سے ایک بولا ہو نہ ہو یہ کام ابراہیمؑ کا ہے وہی اکثر ہمارے بتوں کے خلاف وعظ کرتا پھرتا ہے اسے بر سر عام بلا کر پوچھنا چاہیئے۔ اس پر حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک مجمع میں بلایا گیا۔ اور آپ سے دریافت کیا گیا۔ کہ کیا ہمارے بتوں کو آپ نے پاش پاش کیا ہے توحید الٰہی کے عاشق حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام چونکہ قبل ازیں ایک دفعہ اس سلسلہ میں چیلنج دے چکے تھے۔ تاہم آپ نے کمال حکمت سے کام لیتے ہوئے کہا۔ کہ نہیں توڑے جس نے توڑا ہے سوال یہ ہے۔ کہ تمہارا یہ بڑا معبود درخت موجود ہے اس سے دریافت کر لو۔ کہ باقیوں کو کس نے تہس نہس کیا ہے۔ اس پر بت پرست کیا جواب دے سکتے تھے۔ شرمندہ اور لاجواب ہو گئے۔ تب حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام ان سے مخاطب ہو کر یوں گویا ہوئے۔ کہ جب اے بُت پرستو! تمہارے یہ معبود تم سے کلام تک نہیں کرتے۔ اور نفع و نقصان پہنچانے کا انہیں اختیار نہیں۔ تو عقل و تدبر سے کام لو پھر یہ بُت کیونکر قابل پرستش ٹھہر سکتے ہیں

اب معبودانِ باطلہ کے پجاریوں نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جانی نقصان پہنچانے کی ٹھانی۔ اور پروگرام بنایا۔ کہ توحید پرست ابراہیم کو جلتی آگ میں ڈال دیا جائے تاکہ روز مرہ کا قصہ ختم ہو جائے۔ چنانچہ آگ تیار کی گئی۔ اور بالآخر خدا تعالیٰ کے مقدس نبی حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس میں ڈالدیا گیا۔ لیکن خدا سے غیور اس پر خاموش نہ رہا۔ اس نے ایسے نازک وقت میں اپنے ملائکہ کے ذریعہ اپنے برگزیدہ اور جلیل القدر نبی کو سلامتی کا مژدہ سنایا۔ اور شعلہ زن آگ کو مخاطب ہو کر حکم دیا۔ یا نار کونی برداً و سلاماً علی ابراھیم کہ ہر چیز کو بھسم کر دینے والی آگ، تو ابراہیم کے لئے خیر و برکت اور سلامتی کا موجب بن جا۔ سو ایسا ہی ہوا۔ سچ فرمایا ہمارے رب العزت خداوند تبارک و تعالیٰ نے قرآن کریم میں کہ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی

چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ سرکش قوم خدا تعالیٰ کے مذکورہ بالا زبردست نشان اور اس کی قدرت نمائی کو دیکھ کر حق و صداقت کے سامنے سر تسلیم خم کرتی۔ اس نے اپنی سرکشی اور بغاوت کے علم کو اور بھی بلند کرنا شروع کر دیا۔ اور خدا تعالیٰ کے برگزیدہ نبی حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف پہلے سے بھی زیادہ اپنی شرارتوں اور شوخیوں میں تیز ہو گئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا۔ جس پر خدا تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ نبی کو ملک شام کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیا۔ اس پر حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے محبوب وطن سے ہجرت فرمائی۔ اس واقعہ ہجرت سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ کی ذات مقدس سے ایسی عقیدت اور محبت تھی۔ کہ آپ نے خدا تعالیٰ کی خاطر صرف اپنے وطن مالوف کو خیر باد کہہ دیا بلکہ اپنے اعزہ و اقارب تک کو چھوڑنے سے بھی دریغ نہ کیا۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم

ایک اور عظیم الشان اور ایمان افروز قربانی دیکھئے کہ اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو محبوب ترین چیز کے قربان کرنے کا ارشاد فرماتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام دل میں خیال کرتے ہیں۔ کہ بیوی بچوں سے بڑھ کر انسان کو اور کونسی چیز زیادہ پیاری ہو سکتی ہے منشائے الٰہی یہی ہے۔ کہ میں اپنے بیوی بچوں کو خدا تعالیٰ کے راستے میں قربان کر دوں اس خیال کا دل میں جاں گزیں ہونا تھا۔ کہ اپنی بیوی حضرت ہاجرہ علیہا السلام اور اپنے پیارے فرزند حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو جو ابھی دودھ پیتے بچے تھے، کو اپنے ہمراہ لیتے ہیں۔ اور دونوں کو وادی غیر ذی زرع (مکہ مکرمہ) میں کعبۃ اللہ کے قریب کچھ کھجوریں اور پانی کا ایک مشکیزہ دے کر چپکے سے علاوہ دیگر دعاؤں کے یہ دعا کرتے ہوئے کہ ربنا انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی زرع عند بیتک المحرم - واپس چل پڑتے ہیں۔ کہ اچانک حضرت ہاجرہ علیہا السلام کی نظر ان پر پڑتی ہے۔ اور وہ دریافت فرماتی ہیں۔ کہ اے میرے محبوب شوہر کیا یہ عمل آپ نے ارشاد خداوندی کے ماتحت کیا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام جواب میں فرماتے ہیں۔ ہاں۔ اس پر خدا تعالیٰ کی برگزیدہ بندی حضرت ہاجرہؓ فرماتی ہیں۔ اذا لا یضیعنا اس صورت میں اللہ تعالیٰ ہمیں ہرگز ضائع نہیں ہونے دیگا اللہ اللہ حضرت ہاجرہ علیہا السلام کو خدا تعالیٰ کی ذات پر کتنا ایمان اور توکل ہے۔ ہمارے رب العزت خدا نے بھی کتنا فضل و کرم کیا ہے۔ کہ وہی وادی غیر ذی زرع کہ جہاں کھانے پینے کو کچھ میسر نہ تھا۔ آج حضرت ابراہیم علیہ السلام کے طفیل دنیا کی ہر نعمت وہاں موجود ہے۔ اور قسم قسم کے میووں اور پھلوں سے آج مکہ مکرمہ کا مقدس مقام بھرپور ہے۔

(باقی صفحہ ۶ پر)

اور سوچو! دنیا میں کونسا انسان ہے جسے اپنی اولاد سے انتہائی الفت و محبت نہیں اور کتنے لوگ ہیں جو اپنی اولاد کی بے دریغ قربانی کے لئے میدان عمل میں نکل پڑتے ہیں مگر ذرا حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جذبۂ ایمان اور حوصلہ دیکھو کہ جب اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک سعادتمند بچہ کی بشارت دیتا ہے اور وہ بچہ آپ کے ہاں ہوتا ہے اور ابھی اپنی عمر کی ابتدائی منازل ہی طے کر رہا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ارشاد فرماتا ہے کہ اے ابراہیمؑ! میری راہ میں اس چیز کی قربانی کر جس سے تجھے انتہائی محبت ہے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام دل ہی دل میں خیال کرتے ہیں کہ بھلا انسان کو اپنی اولاد سے بڑھ کر اور کس چیز سے زیادہ محبت ہو سکتی ہے معلوم ہوتا ہے منشاء ایزدی یہی ہے کہ میں اپنے فرزند اسمٰعیلؑ کو اپنے مولیٰ کریم کی راہ میں قربان کر دوں۔ اس پر خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ذبیح اللہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو مخاطب ہو کر فرماتے ہیں۔ یٰبُنَیَّ اِنِّیْ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی یعنی اے میرے بیٹے! کہ میں عالم خواب میں دیکھتا ہوں۔ کہ بحکم خداوندی میں تجھکو ذبح کر رہا ہوں۔ سعادتمند بیٹے کا حوصلہ اور ایمانی جرأت دیکھئے فوراً ہی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام عرض کرتے ہیں کہ

یٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ یعنی

اے میرے باپ! آپ کو جو حکم ہوا ہے گزریئے اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو آپ مجھے صبر کرنے والوں سے پائیں گے۔ اس پر مقدس باپ اپنے اطاعت گزار بیٹے اسماعیل کو قربان کرنے کے لئے آمادہ ہو جاتے اور اسے پیشانی کے بل لٹا دیتے ہیں اس بے مثال ایثار اور قربانی کے منظر کو دیکھکر خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَنَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰۤاِبْرٰهِیْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا یعنی اے ابراہیمؑ! تو نے اپنے خواب کو سچا کر دکھایا۔

توحید خداوندی کے علمبردار حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا سے رخصت فرماتے ہوئے درد بھرے دل کے ساتھ بارگاہ الٰہی میں یہ دعا کی تھی کہ

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِكَ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَیُزَكِّیْهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ

یعنی اے پروردگار عالم! امت مسلمہ میں ایک ایسے رسول کو مبعوث فرمائیو۔ جو ان پر تیری آیات پڑھے۔ اور ان کو کتاب سکھائے اور انہیں ذی عقل و شعور بنائے اور ان کا تزکیہ کرے تو ہی غالب اور پر حکمت ہستی ہے

اس ابراہیمیؑ دعا پر آج چار ہزار برس کا عرصہ گذر رہا ہے۔ اس کی قبولیت کا عملی اظہار خدا تعالیٰ نے آج سے چودہ صدیاں قبل سید الانبیاء والاصفیاء حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود باجود کی صورت میں کیا۔ اس مہر عالمتاب کا جس وقت ظہور ہوا۔ عرب کی سرزمین پر کفر و شرک کے بادل چھائے ہوئے تھے اور وہ کعبۃ اللہ جس کی دیواروں کو دعاؤں کے ساتھ خلیل اللہ اور ذبیح اللہ علیہم السلام نے استوار کیا تھا۔ بتوں کی پرستشگاہ بنا ہوا تھا۔ خداوند تبارک و تعالیٰ نے چاہا کہ دعائے خلیل کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھوں سے اسے اپنی توحید کا مرکز بنائے چنانچہ اس ماحیٔ شرکت و بدعت نے باذن الٰہی کعبہ میں داخل ہوتے ہی بتوں کی تباہی و بربادی کا اعلان فرما دیا۔ اور زیادہ عرصہ نہ گذرا تھا کہ بتوں سے خدا تعالیٰ کے مقدس گھر کو پاک کر دیا گیا۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم کے الفاظ میں امت مسلمہ کو یوں خطاب فرمایا کہ وَمَنْ یَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَقَدِ اصْطَفَیْنٰهُ فِی الدُّنْیَا ۚ وَاِنَّهٗ فِی الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یعنی بھلا کون ہے جو ملت ابراہیم سے اعراض کرے۔ سوائے اس شخص کے جس نے اپنے نفس کو بیوقوف اور جاہل بنا لیا ہو۔ یقیناً ہم نے اسے دنیا میں برگزیدہ کیا اور عالم آخرت میں وہ نیک اور صالح انسانوں میں سے ہوگا۔ جبکہ اس (ابراہیم) کے رب نے اس کو کہا کہ اطاعت گذار ہو جا۔ (تو) اس نے جواب دیا۔ کہ میں تو جہانوں کے پالنے والے کا فرمانبردار ہو گیا۔

برادران کرام! ہمیں ملت ابراہیم ہونے کا فخر حاصل ہے۔ لیکن کبھی ہم نے سوچا بھی کہ آخر سلف کے کونسے اوصاف ہیں تا ہم کی مسلمانی تو خدا تعالیٰ کو پسند ہیں۔ ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے "خیر امت" کا سرٹیفکیٹ بخشا ہے دیگر قوموں اور امتوں کے مقابل ہمارے فرائض اور ذمہ داریاں اپنے اندر نہایت اہمیت رکھتی ہیں جو قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اور احادیث میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل علیہم السلام کے اسوہ حسنہ کا ذکر کرکے درحقیقت ہم مسلمانوں کو یہ سبق دیا ہے کہ ہم لوگ بھی ہر سنگ میں ان کے نقش قدم پر چلیں کہ اس قسم کی [illegible]

جس قسم کی قربانیاں ان برگزیدوں نے کی تھیں ہم ہر سال عید الاضحیہ کا مقدس دن مناکر اور لاکھوں کروڑوں جانوروں کی قربانیاں دے کر اپنے دلوں میں خوشی و مسرت کی دوڑتی ہوئی لہر اور جذبات پاتے ہیں۔ مگر کبھی ہم نے بھولے سے بھی تخلیہ میں بیٹھ کر سوچنے اور غور کرنے کی کوشش کی ہے کہ آخر ان قربانیوں کی غرض و غایت کیا ہے؟

اسوۂ ابراہیمیؑ میں پہلا سبق جو ہمیں ملتا ہے وہ یہ ہے کہ ہمیں باوجود انتہائی مخالفت اور عداوت کے خدا تعالیٰ کی توحید کا پیغام پہنچاتے رہنا چاہیئے اور اگر اس راہ میں دشمنوں کی طرف سے ہمیں تختہ دار پر بھی لٹکایا جائے تو ہمارے پائے استقلال میں قطعاً لغزش واقع نہ ہونی چاہیئے۔ جیسا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا گیا تو آپ نے اس کی پرواہ تک نہ کی۔ اور وہ امتحان میں کامیاب دکھائی دیئے۔

دوسرا سبق ہمیں یہ ملتا ہے کہ اگر کسی وقت خدا تعالیٰ کی توحید کے قیام کے لئے ہمیں اپنے وطنوں کو خیر باد کہکر اعلائے کلمۃ الحق کے لئے ممالک غیر میں بھی جانا پڑے تو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح ہم ایسی قربانی کے کرنے سے بھی دریغ نہ کریں۔

تیسرا سبق ہمیں یہ ملتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کی خاطر ہمیں اپنے بیوی بچوں کو وادیٔ غیر ذی زرع میں بھی چھوڑنا پڑے تو اس میں بھی ہمیں کوئی اعتراض نہ ہونا چاہیئے۔ بلکہ خوشی و مسرت سے ہم اس میدان میں قدم اٹھانے والے ہوں

چوتھا سبق ہمیں ہر سال عید الاضحیہ کے مقدس دن سے یہ ملتا ہے کہ اگر ہمیں خدا تعالیٰ کی مقدس راہ میں اپنے بچوں کی قربانی بھی دینا پڑے۔ تو اس میں بھی حضرت خلیل اللہ اور حضرت ذبیح اللہ علیہم السلام کا پاک نمونہ ہمارے مدنظر رہے۔

دین اسلام کے قیام کا مقصد وحید یہی ہے کہ مسلمان خدا تعالیٰ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دین اسلام کی خاطر اپنا تن من اور دھن وقت آنے پر قربان کر دیں۔ کیونکہ حضرت مسیح الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

اسلام چیز کیا ہے خدا کے لئے فنا
ترک رضائے خویش پئے مرضی خدا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرٰهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرٰهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

پروگرام دورہ انسپکٹر تعلیم و تربیت

ذیل کے پروگرام کے مطابق مولوی قمر الدین صاحب انسپکٹر تعلیم و تربیت ۱۵ اگست سے جماعتوں کا دورہ کریں گے۔ احباب سے درخواست ہے کہ پورے تعاون سے پیش آئیں اور اصلاح و تربیت کے کام میں ان کی امداد فرمادیں۔

نمبر شمار	جماعتہائے و ضلع	تواریخ دورہ
۱	حلقہ جات جماعت لاہور (۱) ماڈل ٹاؤن (۲) دہلی گیٹ (۳) اسلامیہ پارک (۴) لاہور چھاؤنی ضلع لاہور	۱۵ اگست سے ۲۰ اگست تک
۲	(۱) جڑانوالہ (۲) چک ۹۶ صریح (۳) سیروالہ (۴) ننکانہ صاحب (۵) شیخوپورہ ضلع شیخوپورہ	۲۱ اگست سے ۲۷ اگست تک
۳	(۱) کینال پارک (۲) سلطانپورہ (۳) اچھرہ (۴) مسلم ٹاؤن (۵) باغبانپورہ (۶) شاہدرہ بیگم کوٹ۔ ضلع لاہور	۲۸ اگست سے یکم ستمبر تک

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

اعلان گمشدگی رسید بک

رسید بک ۲۹۳۱ جماعت احمدیہ پور خاص سندھ سے گم ہے۔ لہٰذا کوئی دوست اس رسید بک کو استعمال نہ کریں۔ اگر کسی دوست کو ملے یا انہیں علم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع کریں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

حضرت مصلح موعود کا سخت تاکیدی فرمان

ہر احمدی جو اپنی زبان سے دوسروں کو تبلیغ کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ اگر وہ اپنے اوقات میں سے تبلیغ کے لئے وقت نہیں دیتا۔ وہ یقیناً ایک فریضہ کو ادا نہ کرنے کی وجہ سے ایسا ہی گنہگار ہے۔ جیسے نماز کا تارک گنہگار ہے۔ جو احباب زبان سے تبلیغ نہیں کر سکتے۔ وہ ہمارے لٹریچر کے ذریعہ تبلیغ کر سکتے ہیں جو کارڈ آنے پر مفت روانہ کیا جاتا ہے

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد۔ دکن

خریداران مصباح مطلع رہیں

مصباح ماہ جولائی تک جس پریس میں چھپتا رہا ہے۔ وہ چونکہ اب بعض قانونی الجھنوں کی وجہ سے بند ہے اس لئے پریس کی تبدیلی کے لئے کاروائی کی جا رہی ہے۔ ممکن ہے کہ ماہ اگست کا پرچہ بروقت شائع نہ ہو سکے۔ اس صورت میں ماہ اگست و ستمبر کا پرچہ اکٹھا قارئین کی خدمت میں پیش کیا جائے گا

(مدیرہ مصباح ربوہ)

"فالتو روپیہ کس طرح محفوظ کیا جائے"

۱۶۶

صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے احباب جماعت کے اس روپیہ کے لئے جسے وہ فوری طور پر استعمال نہ کرنا چاہیں یا جو پس انداز کرنے کے لئے ہو تاکہ خاص ضرورت پر کام آئے مندرجہ ذیل ذرائع اختیار کئے ہوئے ہیں ان میں ایک ذریعہ ایسا بھی ہے کہ جس سے احباب کا روپیہ نہ صرف یہ کہ محفوظ رہے۔ بلکہ انہیں کچھ نہ کچھ نفع بھی ملتا رہے۔

پہلا ذریعہ یہ ہے کہ دفتر محاسب میں ایک صیغہ امانت قائم ہے۔ اس صیغہ میں جب بھی کوئی چاہے اپنا روپیہ لکھوا سکتا ہے۔ اور جب چاہے برآمد کروا سکتا ہے۔ اگر روپیہ رکھوانے والا ربوہ سے باہر ہو۔ اور اپنی ضرورت کے لئے باہر سے روپیہ طلب کرے تو یہ صیغہ صدر انجمن کے خرچ پر بذریعہ منی آرڈر۔ یا بیمہ امانت دار کو اس کا روپیہ بھجوا دے گا۔

دوسرا ذریعہ یہ ہے کہ صیغہ امانت میں ایک علیٰحدہ غیر تابع مرضی قائم کی ہوئی ہے۔ اسمیں جب کوئی فرد اپنا روپیہ لکھواتا ہے تو اسے اجازت نہیں ہوتی۔ کہ ایک ماہ کے نوٹس سے کم عرصہ میں رقم برآمد کروا سکے۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ جو افراد روپیہ بچانا چاہیں۔ لیکن معمولی ضرورت میں روپیہ برآمد کرا لیتے ہوں وہ آسانی سے اور یکدم نہ لے سکیں اور وہ روپیہ خاص ضرورت پر صرف ہو سکے اور اس طرح رکھوائے گئے روپیہ پر زکوٰۃ نہیں۔ کیونکہ اس روپیہ کو صدر انجمن بھی بوقت ضرورت استعمال کر سکتی ہے۔ اس رقم کے واپس بھجوانے کے متعلق بھی یہی طریق ہے۔ کہ اگر کوئی فرد ربوہ سے باہر طلب کرے تو صدر انجمن کے خرچ پر روپیہ بھجوایا جائے گا۔

تیسرا ذریعہ یہ ہے کہ احباب جماعت سے روپیہ لیکر اس کے عوض مناسب جائداد رہن لی جاتی ہے۔ اور جو کرایہ اس جائداد مرہونہ کا آتا ہے وہ اس شخص کو دیا جاتا ہے۔ جس کی رقم ہوتی ہے۔ اس طریق سے بھی روپیہ محفوظ رہتا ہے۔ اور سالانہ منافع بھی ملتا ہے اس طریق پر روپیہ لینے کی شرائط یہ ہیں۔

۱۔ رقم کم از کم ایک ہزار روپیہ ہو۔ جو سال کے اندر اندر واپس نہیں کی جائیگی۔ جب مقررہ میعاد کے اختتام پر رقم واپس لینی ہو تو ایسی صورت میں اور ایسے وقت میں نوٹس بموجب شرط ۵ دیا جانا ضروری ہوگا۔ جو اصل میعاد کے ساتھ ختم ہوگا۔ ۲۔ رقم قرضہ کے عوض عموماً اس قدر جائداد غیر منقولہ رہن کی جائیگی۔ جس کی قیمت زر رہن سے قریباً دو چند ہو یا سندھ کی اراضی کی صورت میں جس پر زر قرضہ سے قریباً دو چند روپیہ ادا کیا جا چکا ہو۔ ۳۔ رہن شدہ جائداد کو اگر صدر انجمن کے قبضہ میں رہنے دیا جائے۔ تو دو ہزار کی جائداد پر پچاس روپیہ سالانہ کرایہ یا زر ٹھیکہ ادا ہوگا۔ ۵۔ رقم کی واپسی کے لئے فریقین کا مندرجہ ذیل میعاد کا نوٹس دیا جانا ضروری ہے۔

الف = ایک ہزار کی رقم تک کے لئے ایک ماہ کا۔ ب = ایک ہزار سے زائد دو ہزار تک کے لئے دو ماہ کا۔ ج = دو ہزار سے زائد کیلئے تین ماہ کا

د = زر ٹھیکہ اس تاریخ سے شمار ہوگا جس تاریخ کو روپیہ نفع مند کام پر لگایا جائے گا (ناظر بیت المال ربوہ)

مقبوضات کے سلسلے میں ہم کسی ایسے اقدام کی حمایت نہیں کرینگے جس کا نتیجہ تشدد کی شکل میں ظاہر ہو

ہندوستان کو متعدد ممالک کا انتباہ

نئی دہلی ۹ راگست۔ ادنیٰ دہلی میں مختلف سفارت خانوں کے سربراہ کئی دن سے ہندوستان کی وزارت خارجہ میں جا کر پرتگیزی مقبوضات کی صورت حال کے بارے میں وزارت خارجہ کے افسران سے بات چیت کر رہے ہیں۔ نئی سفیروں نے اس بارے میں اپنی حکومت کی طرف سے مراسلے دیئے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ جنوب مشرقی ایشیا کے بعض ممالک نے جن میں انڈونیشیا اور برما بھی شامل ہیں مقبوضات کے بارے میں ہندوستان کے نقطۂ نظر کی حمایت کی ہے۔ ان حکومتوں کا کہنا ہے کہ ان مقبوضات میں نو آبادیاتی نظام ختم ہونا چاہیئے۔ ادھر مغربی طاقتوں نے جن میں برطانیہ برازیل، چلی، اٹلی اور ارجنٹائنا شامل ہیں۔ ہندوستان سے کہا ہے کہ وہ کسی ایسے اقدام کی حمایت نہیں کریں گے۔ جس کا نتیجہ کسی تنازعہ یا تشدد کی شکل میں ظاہر ہو۔ امید ہے کہ ہندوستان عنقریب ان مراسلوں کا جواب دے دیگا۔

راجستھان میں ٹڈی دل سے ہزاروں فصلوں کو شدید نقصان

جودھپور ۹ راگست:۔ راجستھان کے مختلف مقامات سے وصول شدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ ٹڈی سے استادہ فصلوں کو بہت نقصان پہنچا ہے۔ تحصیل سروہی میں ٹڈیاں موجود ہیں جالور اور سروہی کے متعدد دیہات میں ٹڈیوں نے نسل کشی شروع کر دی ہے۔

تین سو دیہات میں ٹڈیوں نے فصل کو اس قدر نقصان پہنچایا ہے۔ کہ کسانوں کو قحط کا اندیشہ ہو گیا ہے۔ تحصیل بیراٹھ کے ۵۰ دیہات پر ٹڈیوں نے حملہ کر دیا ہے۔ تحصیل کانگرس کمیٹی کے صدر نے دورہ کے بعد بیان کیا۔ کہ حالت تشویش انگیز ہے۔ ٹڈیوں کے انڈوں سے بچے نکل آئے ہیں۔ اور ٹڈی مار دواؤں کی عدم موجودگی کے باعث ان کو تلف نہیں کیا جا سکتا۔ تحصیل کمہر میں بھی ٹڈیوں نے بہت نقصان پہنچایا ہے۔ اور نسل کشی شروع کر دی ہے۔

درخواست دعا

میری والدہ محترمہ عرصہ دراز سے بیمار ہیں احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا کریں۔

(خاکسار آیت الرحمٰن لاہور)

صاحبزادہ صاحب انڈونیشیا میں تشریف آوری

(بقیہ صفحہ ۴)

سوا اور کون ہے۔ جو اس بدحال دنیا پر رحم کھائیگا دنیا کو ان مصائب اور آلام سے نجات دینے کا نسخہ آپ کے پاس ہے۔ آپ ہمدردی اور خدمت کے اعلیٰ اور بے لوث جذبہ کو لے کر اٹھیں۔ اور اسے صحیح رنگ میں بروئے کار لائیں پھر سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ جماعت کا مرکز ... ناساعد حالات میں سے گذر رہا ہے اور مشکلات سے دوچار ہے۔ آپ کو چاہیئے کہ آپ اس کی طرف پہلے سے زیادہ امداد اور تعاون کا ہاتھ بڑھائیں۔ موجودہ حالات بہت نازک ہیں۔ یہ وقت کسی کی کمزوریوں پر نظر رکھنے کا نہیں۔ بلکہ کام کا وقت ہے ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے بلند مقصد کی طرف نگاہ رکھیں۔ اور خدا تعالیٰ سے دعا کریں۔ کہ وہ خود ہماری کمزوریوں کو دور فرما دے اور ہمیں صحیح رنگ میں خدمت کی توفیق بخشے۔ آمین

آخر پر آپ نے فرمایا۔ کہ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اظہار فرمایا ہے کہ حضور نے مجھے اس لئے انڈونیشیا بھجوایا ہے تا اس طرح حضور یہاں کے لوگوں سے اپنی محبت کا اظہار فرمائیں۔ حضور اقدس کے اس جذبہ کے پیش نظر میں خدا تعالیٰ کے حضور میں دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے صحیح معنوں میں حضور اقدس کی اس خواہش کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور میں اس فریضہ کو جو میرے روحانی اور جسمانی باپ کی طرف سے میرے سپرد ہوا ہے بااحسن انجام دینے کی توفیق پاؤں اور میں خدا تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہوئے اسی سے دعا کرتا ہوں۔ کہ میری کمزوریوں کی وجہ سے میرے متعلق کسی کو یہ کہنے کا موقعہ نہ ملے کہ وہ مال جو اچھا نہیں تھا۔ وہ یہاں بھیجدیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہو۔ اور اس کا فضل و رحم ہمیشہ ہم سب کے شامل حال رہے آمین۔ بعدہٗ ایک لمبی دعا کے ساتھ یہ تقریب سعید ختم ہوئی۔ مکرم جناب میاں صاحب کو حضور اقدس نے انڈونیشیا کے لئے علیحدہ سیکرٹری مشن مقرر فرمایا ہے۔ اور آپ جاکرتا میں ہی قیام فرمائیں گے۔

ایک لاکھ اٹھاون ہزار مسلمانوں نے فریضۂ حج ادا کیا

ان میں ۱۵ ہزار پاکستانی بھی شامل ہیں

مکہ معظمہ ۹ راگست۔ آج ایک لاکھ ۵۸ ہزار سے زیادہ مسلمانوں نے حج میں ۱۵ ہزار پاکستانی مسلمان بھی شامل ہیں، فریضہ حج ادا کیا۔ حکومت سعودی عرب نے زائرین کی سہولت کے لئے خاص انتظامات کر رکھے تھے۔ اس دفعہ متعدد اسلامی ملکوں کے زعما بھی حج سے مشرف ہوئے۔ ان میں پاکستان کے گورنر جنرل مسٹر غلام محمد اور وزیراعظم پاکستان مسٹر محمد علی، مصر اور لبنان کے وزیراعظم اور سوڈان کے وزیر بھی شامل ہیں۔

فریضہ حج ادا کرنے کے بعد شاہ سعود کی صدارت میں ممالک اسلامیہ کے لیڈروں کی کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں مسٹر محمد علی نے پاکستان کی نمائندگی کے فرائض سرانجام دیئے۔

مسٹر غلام محمد پرسوں مکہ معظمہ پہنچے تھے۔ انہوں نے آتے ہی حرم شریف کا طواف کیا۔ تھوڑی دیر بعد شاہ سعود بھی وہاں پہنچ گئے۔ اور انہوں نے بھی طواف کیا۔ بعد ازاں دونوں خانہ کعبہ گئے۔

اس کے بعد مسٹر غلام محمد مقام ابراہیم گئے اور وہاں انہوں نے نماز ادا کی۔ کل حرم شریف میں اتنے زائرین جمع تھے۔ کہ تل دھرنے کو جگہ نہ تھی سعودی عرب کے حکام عام طور پر انتظام کر دیا کرتے ہیں۔ کہ جب کسی ملک کی کوئی بڑی شخصیت حجر اسود کو بوسہ دے۔ تو دوسرے مسلمانوں کو پولیس کی وساطت سے پیچھے ہٹا دیا جاتا ہے۔ اس دفعہ بھی پولیس افسروں نے ایسا انتظام کرنا چاہا۔ لیکن مسٹر غلام محمد نے انہیں ایسا کرنے سے منع کر دیا۔ اور کہا۔ کہ اس جگہ سارے مسلمان ایک جیسے ہیں۔ کسی کو دوسرے پر فوقیت حاصل نہیں۔ جب میری باری آئے گی میں حجر اسود کو بوسہ دے دوں گا۔ چنانچہ وہ عام مسلمانوں میں کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے باری آنے پر حجر اسود کو بوسہ دیا۔ ریڈیو پاکستان کے نمائندے کا بیان ہے۔ کہ مسٹر غلام محمد نے مقام ابراہیم میں نہایت خشوع خضوع کے ساتھ دعائیں کیں مسٹر محمد علی نے بھی حرم شریف کا طواف کیا اور حجر اسود کو بوسہ دیا۔

لکھنؤ میں منشیات کے استعمال پر پابندی

لکھنؤ ۹ راگست:۔ باوثوق ذریعہ سے یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت یوپی لکھنؤ میں منشیات کے استعمال پر پابندی عائد کرنے کے مسئلہ پر غور کر رہی ہے۔ اور لکھنؤ کے ساتھ ہی دوسرے بڑے ضلعوں میں ترک منشیات کے منصوبہ پر عمل کرے گی۔ حکومت اس مسئلہ کے اقتصادی پہلوؤں پر غور کر رہی ہے۔ چونکہ صرف لکھنؤ میں ہی اس منصوبہ پر عمل کرنے سے تقریباً ۵۰ لاکھ روپیہ سالانہ کا نقصان ہوگا۔

عربوں اور یہودیوں میں جنگ کا خطرہ

مسٹر سلوین لائیڈ کا بیان

لندن ۹ راگست:۔ مسٹر سلوین لائیڈ وزیر مملکت برائے خارجہ نے شمالی انگلستان کے ایک مقام میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ برطانیہ نے مشرق وسطیٰ میں مصر اور سعودی عرب سے معاہدے کرنے ہیں یہ معاہدے مشرق وسطیٰ میں قیام امن کے لئے ایسے ہی مفید ثابت ہوں گے۔ جیسے پاکستان اور ترکیہ کا معاہدہ۔ آپ نے کہا کہ اب مشرق وسطیٰ میں سب سے بڑا کام یہ ہے۔ کہ عرب ملکوں میں اور اسرائیل میں مصالحت کرائی جائے فریقین میں لاتعداد جھڑپیں ہو رہی ہیں۔ کھلم کھلا جنگ شروع ہونے کا خطرہ بڑھ رہا ہے۔ مشرق وسطیٰ میں برطانیہ کو گہری دلچسپی ہے۔ لہٰذا وہ اس علاقے کے امن کے لئے ہمیشہ کوشش کرتا رہے [illegible]

بمبئی میں بارش کا ریکارڈ

بمبئی ۹ راگست:۔ اگر بمبئی میں ۱۰ انچ بارش اور ہوئی۔ تو ۹۴ء ۱۱ انچ کا پرانا ریکارڈ ٹوٹ جائے گا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ابھی جب کہ بارش کے دو ماہ باقی ہیں۔ بمبئی کی تاریخ میں اس قدر بارش کبھی نہیں ہوئی۔ گذشتہ ۳۶ گھنٹوں سے مسلسل بارش کی وجہ سے آمد و رفت کا انتظام قطعی درہم برہم ہو گیا ہے۔ اور عام زندگی پر اس کا اثر پڑا ہے۔ علاقائی ریلیں بند ہو جانے کے نتیجہ میں دفتروں میں بہت تھوڑی تعداد میں کلرک کام کرنے آئے۔ بندرگاہ میں کسی جہاز سے سامان نہیں اتارا گیا۔

ناگاساکی کے ہلاک شدگان کی یاد

ناگاساکی ۹ راگست:۔ جاپان کے شہر ناگاساکی میں آج ہی کے دن نو سال پہلے دوسرا ایٹم بم گرایا گیا تھا۔ جس سے شہر کے چوہتر ہزار باشندے ہلاک ہو گئے تھے۔ آج وہاں کے باشندے ان ہلاک شدگان کی یاد منا رہے ہیں۔

نیروبی ۹ راگست:۔ برطانوی حفاظتی دستوں اور پولیس نے نیروبی میں ماؤ ماؤ اور ان کے حامی قبیلوں کی تلاشی شروع کر دی ہے

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل سے خطاب کیا کریں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴